اردو مین خطبہ نہ پڑھنا چاہیے

کیونکہ عربی زبان سب زبانون مین افضل واعلیٰ ہے اور افضل واعلیٰ کو چھوڑکر ادنے کو اختیار کرنا عقل سے بعید ہے (در مختار)

اردو مین خطبہ پڑھنا اللہ تعالیٰ کو محبوب و پسند نہین ہے

کہ اللہ تعالےٰ سوائے عربی کے کوئی زبان محبوب و پسند نہین رکھتا ہے (رد المختار عن والوالجیہ) لہذا عربی ہی مین اول سے آخر تک خطبہ ہونا چاہیے تاکہ اللہ تعالےٰ اسے پسند فرمائے اور قبول کرے۔

خطبہ مین دعا ہوتی ہے

اور اردو مین دعا کرنا مکروہ ہے (رد المختار مین بحر الاذکار) اور ظاہر کہ مکروہ اور بری چیز کو یا جو چیز مکروہ پر مشتمل ہو کوئی پسند اور قبول نہین کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ کیونکر اسے قبول اور پسند فرمائیگا۔ لہذا اردو مین خطبہ نہ پڑھنا چاہیے عربی مین پڑھنا چاہیے تاکہ اللہ تعالےٰ اسے پسند فرمائے۔ اور قبول کرے

خطبہ اللہ تعالیٰ کا ذکر و عبادت ہے

اور اللہ تعالیٰ کو اپنا ذکر اپنی عبادت عربی مین محبوب و پسند ہے لہذا خطبہ اردو مین نہ ہونا چاہیے عربی مین ہونا چاہیے تاکہ اللہ تعالےٰ کو محبوب و پسند ہو۔ (رد المختار)

اردو مین خطبہ ہونے سے بھی مطلب حاصل نہوگا

کیونکہ ہندوستان مین مختلف زبانین بولی جاتی ہین اور بہت سے شہرون کے رہنے والے قطعاً اردو بولنا سمجھنا نہین جانتے ہین تو پھر ایسی جگہ اردو مین خطبہ پڑھنا کیا نفع دیگا اور اردو مین خطبہ ہونے پر زور دینے والون کا مقصود کیسے حاصل ہوگا۔ اسلئے انھین چاہیے تھا کہ وہ اردو ہی مین خطبہ ہونے پر زور نہ دیتے بلکہ ہر زبان مین خطبہ رائج ہونے کی تحریک کرنے ترغیب دیتے تاکہ انکا مقصود حاصل ہوتا لیکن ایسی جگہ ایسی مسجد مین اس سے بھی نفع نہ ہوتا مقصود حاصل نہ ہوتا جہان چند زبانون کے لوگ جمع ہوتے ہین تو لامحالہ انھین ایسی جگہ یا تو ہر زبان مین جدا جدا خطبہ پڑھنا ہوتا تو یہ نئی ایجاد بھی قوم پر گران گذرتی اور شرعاً ممنوع و غیر مشروع۔ یا یہی آخر فیصلہ یعنی عربی مین خطبہ پڑھکر اردو مین اسکا ترجمہ سنانا اور ترجمہ مین اپنا مطلب بتانا بھی شرعاً جائز نہ ہوگا۔ کہ باعث تطویل خطبہ و موجب ملال قوم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس غیر مفید کا بھی فیصلہ فرمائے اور مسلمانون کو بالکل اس خیال سے بچائے۔

اردو مین خطبہ ہونے کی تحریک دین مین خرابی ڈالنے والی ہے

آج تو مسلمانون کو یہ سبز باغ دکھایا جا رہا ہے کہ عربی سمجھ مین نہ آنے کی وجہ سے نفع نہین دیتا ہے اسکی باتون پر عمل نہین ہو سکتا ہے اردو مین خطبہ ہوگا تو سمجھ مین آئیگا نفع دیگا اس پر عمل کیا جائیگا لہذا ہم تمھین اردو خطبہ بنا دیتے ہین تم انھین پڑھا کرو بہت فائدہ ہوگا۔ کل کو ان سے کہا جائیگا کہ قرآن عظیم جیسی وعظ و نصیحت اور رشد و ہدایت بھری کتاب عربی مین ہونے کی وجہ سے بہت مشکل سے پڑھی جاتی ہے اور جو پڑھ لیتے ہین تو مطلب نہین سمجھتے ہین ایسے پڑھنے سے کچھ فائدہ نہین ہوتا ہے۔ اسکی باتون پر عمل نہین ہو سکتا ہے اردو مین ہوگا تو ہر شخص آسانی سے اسے پڑھ سکیگا اس کا مطلب سمجھ سکیگا اسکی باتون پر عمل کر سکیگا لہذا ہم تمھین اردو مین قرآن بنا دیتے ہین تم اسے خریدو اور پڑھو پڑھاؤ اس سے تمھین بہت نفع ہوگا۔ پھر پرسون کو کہا جائے گا کہ عربی مین نماز سمجھ مین نہین آتی ہے کچھ نفع اور لطف و مزہ نہین دیتی ہے تم نماز بھی بالکل اردو مین پڑھا کرو ہم تمھین تصنیف کئے دیتے ہین اس سے تمھین بہت نفع ہوگا بس یونہین رفتہ رفتہ تمام دین کی باتین مٹتی جائینگی اور نئی نئی باتین رائج ہوتی جائینگی اور دین خراب و برباد ہوگا۔ لہذا مسلمانو!! خدا کے واسطے تم آجکل خوب سوچ سمجھ کر کام کرو اور اس آخر زمانہ پرفتن مین پھونک پھونک کر قدم رکھو بے تحقیق کے کوئی کام نہ کر دو اپنے دین و مذہب کو اپنے ہاتھ سے خراب و برباد نہ کرو جس بات مین تمھین ذرا بھی دین کی خرابی نظر آئے اسے کسی کے کہنے سے نہ کرو بلکہ اسکے خلاف کرو اور خلاف کرنے کی لوگون کو ترغیب دو اور اپنے دین کو خرابی اور بربادی سے بچاؤ اللہ تمھاری مدد کرے گا۔

دیکھو امام حسن بن الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ میں ایک گروہ کو جو قرآن عظیم فارسی میں پڑھتا پڑھاتا اور چاہتا تھا قتل کرا دیا جب ان سے مواخذہ کیا گیا اور جواب طلب کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ یہ کتاب اللہ کو خراب اور برباد کرنا چاہتا تھا اس وجہ سے ہم نے قتل کرا دیا ہیں حاکم نے انھیں قاتلین کو انعام دیا اور رہا کر دیا تھا یہی آجکل ہو رہا ہے۔ کہیں قرآن ناگری اور انگریزی میں ہو رہا ہے۔ اور کہیں خطبہ اردو ناگری میں بنایا جا رہا ہے۔ اور مسلمان غافل ہیں اللہ انھیں بچائے۔

خطبہ کا سمجھنا ضروری نہیں ہے

حتی کہ اگر خطیب بھی خطبہ نہ سمجھے جب بھی صحیح ہے اور حاضرین اگر بہرے ہوں اور نہ سمجھے ہوں تب بھی خطبہ ہو جائے گا اور بہرے ہوں تو بھی صحیح ہو جائے گا (درمختار وغیرہ) اور جب خطبہ کا سمجھنا ضروری نہیں تو پھر بلا ضرورت مجبور کر کے اردو میں خطبہ پڑھنا اور بدعت میں ترک سنت کا وبال سر لینا کیا اچھا ہے۔ وعظ اور نصیحت اور تلقین احکام شریعت اردو میں کرنا ہو تو خطبہ سے علیحدہ کر کے خطبہ نماز میں یا جو کچھ کہنا سنانا ہو وہ چھپوا کر نمازیوں کو مفت تقسیم کریں یا قیمت لیکر دیں تاکہ وہ گھر جا کر اطمینان سے پڑھیں پڑھائیں اور جو حاضر نہوا ہو اسے بھی سنائیں تو بھی مقصود حاصل ہو گا۔

حاضرین کو خطبہ سننے اور سمجھنے کا بہت کم شوق ہوتا ہے

تو پھر کس لئے اردو میں خطبہ پڑھا جاتا ہے اور ترک سنت گوارا کیا جاتا ہے کہ آجکل عام طور سے مسجدوں میں دیکھا جاتا ہے کہ نمازیوں کو ذرا دیر مسجد میں آکر بیٹھنا اور نماز کا انتظار کرنا دشوار اور گراں گذرتا ہے حالانکہ انتظار نماز بھی ثواب کا کام ہے بلکہ بڑا خطبہ پڑھنا نماز کو دراز کرنا حتی کہ بعد نماز دیر تک دعا مانگنا بھی لوگوں کو ناگوار ہوتا ہے اسی لئے شرعاً بھی چھوٹا خطبہ پڑھنے چھوٹی سی دعا مانگنے مختصر نماز پڑھنے کا حکم ہے کما فی عامۃ الکتب اور جب اردو میں خطبہ پڑھا گیا اور جو کچھ کہنا سننا تھا وہ اس میں کہا سنا گیا تو لا محالہ خطبہ دراز ہو گا دیر لگے گی اور قوم پر گراں گزریگا ناگوار ہو گا۔ اور اگر کہیں اس میں وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع کر دیا گیا تو اتنی دیر بعد ناسخت ہی ہو گا اور آئندہ سے عین نماز شروع ہونے بلکہ بعض اوقات جو دو کچھ نماز ہو جانے کے بعد آنا شروع کرینگے تو پھر اردو خطبہ سے کیا فائدہ ہو گا۔ اب تو خطبہ سننا ثواب سمجھ کر بیٹھے رہتے ہیں اگر ابھی بات نہیں جب یہ حال دیکھینگے تو مثل اور مجالس وعظ کے آخر میں آئینگے جلسے جو ہوتے وہی کیا اثر لینگے اور عمل کرینگے ایک کان سے سنیں گے اور دوسرے کان اڑا دینگے جیسا کہ مجالس وعظ میں ہوتا ہے تو جس خیال سے اردو میں خطبہ ہونا تجویز کیا تھا وہ حاصل نہ ہو گا۔ اور بدعت میں ترک سنت کا گناہ سر پر ہو گا۔ لہذا اردو میں خطبہ پڑھنا کچھ مفید نہ ہو گا۔ اردو میں خطبہ ہونے کا عدم جواز اور اسکے نقصانات اور اسکے محرکین کے خیال کا مفصل و مدلل مع نقل عبارات کتب رسالہ السنۃ السنیۃ فی کون الخطبۃ بالعربیۃ میں ہے جو ۲۵ ... الفقیہ امرتسر کے پرچہ میں شائع ہوا ہے جسکو مفصل دیکھنا ہو وہ اسے دیکھے۔

آجکل کسی کا کوئی فعل شرعاً حجت نہیں

اور کسی کے کرنے سے کوئی فعل جائز نہ ہو گا۔ جائز وہی ہے جسے شرع نے جائز کیا ہو اور ناجائز وہی ہے جسے شرع نے ناجائز کیا ہو۔ تو پھر امیر افغانستان خلد اللہ ملکہ یا کسی اور معزز و بزرگ قوم کے فارسی یا اردو میں خطبہ پڑھنے یا بعض مسلمانوں کے رائے دینے سے اردو یا فارسی میں خطبہ پڑھنا کیسے جائز ہو سکتا ہے اور انکے فعل سے اسکے جواز پر استدلال کرنا اور لوگوں کو یہ دکھا کر کہ امیر افغانستان یا فلاں صاحب کے امام نے فلاں جگہ فارسی یا اردو میں خطبہ پڑھا اردو میں خطبہ پڑھنے پڑھوانے کی طرف مائل اور راغب کرنا کیونکر صحیح درست ہو سکتا ہے لہذا مسلمانوں کو حکم شرع پر چلنا چاہئے ایسے آوازوں پر کان نہ دھرنا گو ظاہر میں وہ مفید معلوم ہوتی ہیں لیکن باطن انکا پر خطر اور انجام انکا پر ضرر ہے وما علینا الا البلاغ۔

انتقاد و تبصرہ

روئداد مدرسہ انجمن تعلیم الاسلام اودے پور

سال ۱۹۲۷ع کی روئداد بسبیل ڈاک ہمکو موصول ہوئی ہے۔ مدرسہ مذکور کی کارگزاری جس صاحب کو مفصل دیکھنی ہو مدرسہ مذکور کے پتہ سے روئداد منگا لیں ہم پڑھ کر اور خوش ہوئے کہ جو مدرسہ کسی وقت خاص ... کا تھا آج اسکو جناب حاجی حافظ سیف الدین صاحب جو ... کے پیشوا ہیں اعظم سے چندہ

لینے کا شرف حاصل ہوگیا ہے۔ نیز اسکی دستار و چھاپنے کی عزت قاسمی بریس دیوبند کو ملی ہے۔ ہم اس زندگی پر مدرسہ کو مبارکباد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور اوس کے ناشرین ہی کا شعر انکے بارہ ہم اپنے معنی میں پڑھینگے کہ ؎

زاہد وہ سلامت تو رہے خم کی خبر ساقی
مرا نشہ کیوں اُترتا مجھے کیوں خمار ہوتا

آزاد خیال اراکین مدرسہ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنا گلگشت دیوبند تشریف سے کرلیا۔ اس سے قبل مدرسہ اس عزت سے محروم تھا۔

رسالہ "مسیحائے زمان" تجارہ (الور)

۰۰۰ پنسانیکی تقطیع پر حکیم و مفتی سید محمد کرم حسین صاحب مقام تجارہ (الور اسٹیٹ) کے اہتمام و اڈیٹری سے یہ رسالہ بہت دنوں سے شائع ہو رہا ہے۔ اور جہانتک ہمارا خیال ہے اکثر نمبر اسکے ہمیں وصول ہوئے ہیں۔ لیکن ابتک ہم ایسے ریمارک نہیں کرسکے جسکے لئے ہم عذر خواہ ہیں۔ مکرم حکیم صاحب اس رسالہ کے ذریعہ ہر قوم اور ہر مذہب کے بچوں اور نوجوان لڑکے لڑکیوں اور بوڑھے مردوں عورتوں کو تندرستی کے مفید اسباب بتاتا جاتے ہیں۔ اور آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ جس گھر میں یہ موجود ہوگا حکیم و ڈاکٹر اور دایہ کا کام دیگا۔ نمونہ مفت ملیگا گر ... قیمت سالانہ عہ روپیہ

ہمنے اسکے اکثر مضامین پر از معلومات و دلچسپ پائے۔ امید ہے کہ ناظرین صوری زیب ٹائپ سادہ مگر معنوی خوبیوں سے مملو پائینگے۔ نمونہ کا ملاحظہ فرمائیے اور خریدار بنجائیے۔

خطابات و اعزاز سالگرہ

سالگرہ شہنشاہی کی تقریب سعید پر سرکاری خطابات و اعزاز کی جو فہرست گرامی دارالصدر شملہ پر شائع ہوئی ہے اوس کا ضروری ملخص حسب ذیل ہے۔

جی۔ سی۔ ایس۔ آئی

سر ہارکورٹ بٹلر بالقابہ سابق گورنر ممالک متحدہ و برما۔

کے۔ سی۔ ایس۔ آئی

سر ولیم جان کیتھ سابق فنانس ممبر برما۔

سی۔ ایس۔ آئی

آنریبل مسٹر ایل۔ ڈبلیو۔ رینالڈس ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ

مسٹر ایچ۔ جی۔ اسٹوکس ممبر بورڈ آف ریونیو مدراس۔ راناجگجیت راجہ آف جبل ریاست کوہستان شملہ مشرقی۔ سی۔ اے کیریا پرائیوٹ سکریٹری گورنر صاحب بمبئی۔ مسٹر ایم۔ جی۔ سیمپسن ڈائرکٹر انچیف انڈو یورپین ٹیلیگراف ڈپارٹمنٹ۔

جی۔ سی۔ آئی۔ ای

ہز اکسلنسی سر مالکم ہیلی گورنر پنجاب، کے۔ سی۔

کے۔ سی۔ آئی۔ ای

آنریبل نواب حافظ محمد احمد سعید خان صاحب آف چھتاری ہوم ممبر گورنمنٹ صوبجات متحدہ۔ آنریبل مسٹر آر۔ آئی۔ آر گلینسی ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند۔ مہاراجہ صاحب ...

سی۔ آئی۔ ای

مسٹر ڈی۔ ایس۔ ڈی مولسورتھ متعلقہ دار بھیو رگورنمنٹ چھپارہ ریاست ہائے مغربی ہند۔ مسٹر جی۔ جی۔ ڈے سکریٹری محکمہ تعمیرات گورنمنٹ بنگال۔ مسٹر جے۔ جی۔ رنجیبلے سکریٹری صیغہ جات متعلقہ پنجاب گورنمنٹ۔ مسٹر اے۔ ای گیاٹ سکریٹری محکمہ فنانس برما گورنمنٹ۔ مسٹر آر۔ ایچ۔ بیکٹ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک متوسط۔ مسٹر ٹی۔ بی۔ کولڈ ممبر انڈین سول سروس ریزیڈنٹی کامشر الف۔ مسٹر جی۔ آر۔ فولڈ چیف انجینئر بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے۔ مسٹر سی۔ ایس۔ سی ہیریسن چیف انجینئر لائیڈ براج و اندار کراچی۔ مسٹر اے۔ ایچ۔ میکنزی ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک متحدہ۔ مسٹر ... سابق انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب۔ کرنیل سی۔ بی۔ ... سروے آف انڈیا حلقہ سرحدی۔ پروفیسر آر کو ... سابق ممبر شاہی کمیشن اعلیٰ سول سروس۔ مسٹر ڈبلیو۔ ایس۔ ... جمعیت سائنس کمیشن در بنگال۔ لفٹنٹ کرنل بی۔ ڈ... سرجن جنرل اسپتال مدراس۔ لفٹنٹ کرنیل ملیوس ... سول سرجن بھاگلپور۔ لفٹنٹ کرنل فریکن سابق چیف ... بنگال ... لفٹنٹ کرنیل ول کمانڈنٹ بنگال آرٹلری ... لفٹنٹ کرنل کننگھم ڈائرکٹر پاسٹیور انسٹیٹیوٹ کسولی۔ مسٹر ... سابق اسسٹنٹ چیف کمشنر صوبہ سرحدی۔ مسٹر ... قائم مقام انڈر سکریٹری محکمہ تجارت گورنمنٹ ہند۔ مسٹر ... ڈپٹی کمشنر آبکاری بمبئی۔ مسٹر ... وزیر صیغہ پولیس و تعمیرات جودھپور۔

رائے بہادر بدری داس گوئنکا مہاجن و تاجر بنگال۔ ڈائرکٹر ... ممبر ... ڈاکٹر جے۔ اے۔ ... شاہی زراعتی سوسائٹی لندن۔

کراؤن آف انڈیا

ہزہائنس بڑی مہارانی صاحبہ گوالیار ۔

نائٹ

آنریبل محمد عثمان صاحب ممبر اگزیکٹو کونسل گورنر صاحب مدراس۔ آنریبل بابو گنیش دت سنگھ وزیر گورنمنٹ بہار و اڑیسہ ۔ آنریبل مولوی سید محمد سعد اللہ وزیر آسام ۔ آنریبل جسٹس براڈوے جج لاہور ہائیکورٹ ۔ آنریبل جسٹس بی لنڈسے جج الہ آباد ہائیکورٹ (وجسٹس) آنریبل جسٹس پرسٹ جج رنگون ہائیکورٹ مسٹر جے ۔ بی کانگا ایڈووکیٹ جنرل بمبئی ۔ کپتان ای ۔ جے ہیلم گوائر گورنر دوائل انڈین میرین لفٹنٹ کرنیل ایس ماسٹر سیکورٹی پرنٹنگ پریس ناسک ۔ مسٹر آسٹین لوچیر مین میسرز گرنڈلے اینڈ کو لندن ۔ محمد اکبر نذر علی حیدری نواب حیدر نواز جنگ بہادر معین المہام فنانس حیدر آباد دکن ۔ مسٹر ا ۔ کے ۔ غزنوی سابق وزیر بنگال ۔

سی ۔ آئی ۔ ای ۔

مسٹر او گلوی سابق ڈپٹی کمشنر لاہور ۔ مسٹر برنارڈ سابق ڈپٹی کمشنر برہما متعلقہ بر کار خاص ملکی محکمہ برہما ۔ راجہ صاحب سلیم پور ممبر کونسل ممالک متحدہ ۔ مسٹر بی ۔ ایس کوتوال دوم ۔ ز ۔ ا ۔ جوڈیشل کمشنر ممالک متوسط ۔ مسٹر پی ۔ اے کوری آنریری خزانچی لیڈی منٹو نرسنگ ایسوسی ایشن شاخ ولایت ۔

او ۔ بی ۔ ای

مسٹر لکنیک ڈپٹی ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم مدراس میجر فوشنگ اسسٹنٹ انجنیئر ریاست نابھہ ۔ مسٹر ایل ڈبلیو ۔ ایمیس انجنیئر انچارج تعمیر انگریزی وکالت خانہ کابل ۔ مسٹر فوکس پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ مدورا ۔ خانبہادر چودھری فضل علی چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ گجرات (پنجاب) رائے بہادر ڈاکٹر کستوری لال چودھری اسسٹنٹ ڈائرکٹر پبلک ہیلتھ ممالک متحدہ ۔ خانبہادر چودھری رشید الدین اشرف تعلقدار بہار ضلع بارہ بنکی ۔ مسٹر ویو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ انچارج ہم کوہستان ناگا پرگنات اعلاقی ۔ مسٹر لیونارڈ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ضلع ہم متعلقہ پرہما ۔ مسٹر سنگل ہیڈ سپروائزر جنرل اسٹاف برانچ صدر دفاتر فوجی ۔ مسٹر جی ۔ سی ۔ ڈیون اسسٹنٹ انجنیئر ریاست کوٹہ راجپوتانہ ۔ مسٹر منگلداس ورجیون داس مہتہ میڈیکل پریکٹشنر بمبئی ۔

ایم ۔ بی ۔ ای

مسٹر ولسن الیکٹریکل انسپکٹر بمبئی گورنمنٹ ۔ مسٹر ٹنگ اسسٹنٹ انجنیئر ڈاک خانہ و تار ۔ مسٹر برینڈن اسسٹنٹ سکریٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند ۔ مسٹر رچارڈسن سٹی مجسٹریٹ کراچی مسٹر بیمبو سپروائزر شاخ ایڈجوٹنٹ جنرل صدر فوجی دفاتر ۔ راؤ بہادر ڈبلیو ۔ جی کالے فرسٹ ڈپٹی کلکٹر بمبئی ۔ مسٹر اسمتھ سپرنٹنڈنگ انجنیئر نادرن ویسٹرن ریلوے ۔ مسٹر پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند ۔ مسٹر جے ڈبلیو گرین سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعلیم گورنمنٹ ہند ۔ مسٹر آپ شاں چیف پریسیڈنسی جیل کلکتہ ۔ کپتان ہرن سپرنٹنڈنٹ بورسٹل اسکول بنجو ۔ مسٹر بٹیرووڈ سکریٹری میونسپل وڈ ۔ مسٹر بورڈ ڈیناپور ۔ مسٹر جعیر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول اجمیر ۔ مسٹر کیٹرنسن افسر معاون ہائی ۔ مسٹر کنول ورکس منیجر کارخانہ بارود عیسے پور بنگال ۔ مسیز روتھ سکریٹری انتظامیہ زیر صدارت لیڈی ارون صاحبہ ۔ پنڈت رام رما کانت پرنسپل پنڈت بچا مت ہائی اسکول امرتسر ۔ خانصاحب دار و غہ رتن جی مہتا پرنسپل پیٹری اسپتال کوئٹہ ۔

امپیریل سروس آرڈر

خانبہادر حافظ ولایت اللہ ڈپٹی کمشنر جھنڈارہ ۔ خانبہادر احمد بخش اسسٹنٹ ریذیڈنسی سرجن اندور ۔ اردو شیر اید قائم مقام ریونیو سکریٹری بمبئی گورنمنٹ ۔ مسٹر گوس سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ لدھیانہ ۔

تمغہ قیصر ہند طلائی

لیڈی ولسن زوجہ گورنر صاحب بمبئی ۔ سر مین کرشن بوس وائس چانسلر ناگپور یونیورسٹی ۔ مسیز برین گورکھا نوہ ۔ مسٹر فریا ڈو نال میڈیکل سپرنٹنڈنٹ صحت گاہ مریضان دق وسل ۔ مدن پلی مسیز لی سپرنٹنڈنٹ لی میموریل مشن کلکتہ ۔ فادر نار گنیٹن سپرنٹنڈنٹ کوڑھی خانہ و نگران ۔ مسیز اسمتھ کورٹ زنانہ اسپتال گجرات (پنجاب) ڈاکٹر ا ۔ پشن مقیم مرزاپور ممالک متحدہ

تمغہ قیصر ہند نقرئی

مسٹر مینے اسسٹنٹ اگزیکٹو انجنیئر بمبئی ۔ مسٹر جوشی میڈیکل افسر کوڑھی خانہ راجمندری ضلع مشرقی گوداوری ۔ میجر طامس سپرنٹنڈنٹ کنگ جارج رائل انڈین ملٹری اسکول برائے سپاہیان معذور الخدمت ۔ مسٹر پادری ہاربر پرنسپل مشن اسکول ہوگا (پنجاب) اریو منڈ ماڈرن میری جوز لف دو مسن کھم لک مشن اسکول مدن فادر کارڈو سپرنٹنڈنٹ انیگلو اسکول ناڈ یلے مسیز لا میر ۔ مسیز تاریب والکٹ مسیز نگار آنریری سکریٹری ریڈ کراس سوسائٹی ناگپور ۔ مس کیری ریڈ زنانہ مشن بمبئی ۔ ڈاکٹر مسین ہیلتھ افسر ڈھاکہ ۔ مسماۃ میمن جیون خزانچی سوسائٹی نارووال (پنجاب)

مس جون ڈریکس و پیلیشن مشن حیدر آباد دکن۔ سیٹھ خان ممبر میونسپلٹی کنٹونمنٹ کمیٹی۔ مس گلینول انچارج سپرنٹنڈنٹ پشاور۔ مسٹر وشنو ناتھ تلک سکرٹری ہند سمت بچگان بمبئی۔ مسٹر ڈی بھرچہ میڈیکل کالج اسپتال بمبئی

راجہ (موروثی)

رانا صاحب باگھٹ ریاست کوہستان شملہ۔ راؤ بہادر درجن سال سنگھ والی کچھی (کچھی) پور وسط ہند۔

نواب (ذاتی)

خان بہادر سردار لیاقت حیات خان ہوم ممبر ریاست پٹیالہ

میجر جنرل (اعزازی مرتبہ)

ہز ہائنس نواب صاحب رامپور۔

مہا مہو پادھیا

پنڈت پنچانن ترک رتن بھٹ پاڑہ ۲۴ پرگنہ بنگال
پنڈت گوری شنکر ہیرا چند اوجھا سپرنٹنڈنٹ راجپوتانہ میوزیم (عجائب خانہ) اجمیر۔

سردار بہادر (منجملہ دیگر اصحاب)

سردار صاحب گنڈا سنگھ ہیڈ جیلر سنٹرل جیل منٹگمری۔ آنریری سردار شیو دیو سنگھ روبیرا آف سیالکوٹ (پنجاب)

خان بہادر (منجملہ دیگر اصحاب)

محمد فضل دین صاحب بہادر ڈسٹرکٹ و سیشن جج احاطہ مدراس۔ خانصاحب سید صاحب جی جاگیردار ضلع بیجاپور۔ خانصاحب شیخ جان محمد فوجی کنٹریکٹر پونا۔ اردشیر رستم جی بلی موریا ڈائرکٹر مدن تھیٹرز لمیٹڈ بمبئی۔ خانصاحب مولوی عبید الجلیل خان اسسٹنٹ ڈائرکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز چاٹگام۔ مولوی فضل القادر انسپکٹر دفاتر رجسٹری بنگال۔ شیخ غلام حسین ممبر کونسل ممالک متحدہ زمیندار کیتھس پور بستی۔ خانصاحب سید عین الدین سٹی مجسٹریٹ لکھنؤ۔ خانصاحب مرزا ابراہیم بیگ مختار و آنریری مجسٹریٹ میرٹھ۔ خانصاحب شیخ محمد نقی ڈپٹی کلکٹر ممالک متحدہ۔ خانصاحب سید محمد عیسیٰ افسر محکمہ تحصیل جاگیر الہ آباد۔ شیخ منہاج الدین اکزیکٹو انجینئر محکمہ تعمیرات پنجاب۔ رائے عنایت خان رئیس کوٹ لدھیانہ۔ مولوی محمد مبارک کریم سپرنٹنڈنٹ اسلامک اسٹڈیز پٹنہ یونیورسٹی۔ مولوی سید محمد حسین ممبر کونسل بہار وکیل سرکار پٹنہ۔ خانصاحب محمد یعقوب فوجی ٹھیکہ دار کراچی۔ خانصاحب سلطان حسین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بلوچستان

مولوی عبدالرحمن ایڈووکیٹ وائس چیرمین میونسپل بورڈ دہلی۔ خان صاحب برکت علی قائم مقام اسسٹنٹ ڈائرکٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے بورڈ

رائے بہادر (منجملہ دیگر اصحاب)

کنور سریندر پرتاب شاہی ممبر کونسل ممالک متحدہ رئیس ڈیرہ سلطان پور۔ کنور بشیشر دیال سیٹھ ممبر کونسل صوبجات متحدہ تعلقدار معز الدین پور لسوان ضلع سیتاپور۔ بابو مکند گوپال بنرجی ڈسٹرکٹ جج ممالک متحدہ۔ لالہ جگن ناتھ رام سوداگر مرزاپور۔ پنڈت بینی پرشاد قائم مقام مجسٹریٹ لکھنؤ۔ رائے صاحب لالہ سرجو پرشاد اسپیشل مجسٹریٹ بستی۔ رائے صاحب ٹھاکر شیر سنگھ زمیندار و آنریری مجسٹریٹ سہسوان بدایوں۔ بابو رمیندرا ناتھ بنرجی پیتھالوجسٹ سول اسپتال الہ آباد۔ پنڈت امرناتھ اے تی قانونی ممبر کونسل ریاست جے پور۔ مسٹر سورج نرائن بیرسٹر دہلی۔ رائے صاحب جگن ناتھ چندر سپرنٹنڈنٹ فارین و پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند۔ مسٹر پریم چند گنگولی اسسٹنٹ کرنسی افسر کانپور۔

سردار صاحب (منجملہ دیگر اصحاب)

سردار ہرچرن سنگھ انسپکٹر پولیس ممالک متحدہ۔ سردار بہادر سنگھ اسسٹنٹ انجینئر ممالک متحدہ۔ سردار اندر سنگھ قائم مقام سپرنٹنڈنٹ پولیس ممالک متحدہ۔ سردار دھرم سنگھ ٹھیکہ دار نئی دہلی۔

خان صاحب (منجملہ دیگر اصحاب)

حاجی عبدالقیوم ممبر کونسل ممالک متحدہ آنریری مجسٹریٹ و میونسپل کمشنر کانپور۔ منشی فدا حسین ڈپٹی کلکٹر سپرنٹنڈنٹ پولیس ممالک متحدہ۔ منشی علی حسن خان آنریری مجسٹریٹ پرتاب گڑھ۔ سیٹھ منصور حسین ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ بجنور۔ مولوی سخاوت علی ڈپٹی مجسٹریٹ۔ شیخ عبدالحق ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ گوجرانوالہ۔ مولوی برکت علی سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات پشاور۔

رائے صاحب (منجملہ دیگر اصحاب)

بابو رامیشر دیال زمیندار و میونسپل کمشنر میرٹھ۔ ساہو نند لال رئیس زمیندار ساہوکار مراد آباد۔ بابو مہندر پرشاد بی اے ڈپٹی کلکٹر ممالک متحدہ۔ کپتان ڈاکٹر گوکل پرشاد تیواری آنریری مجسٹریٹ کانپی۔ رائے ننگ پرشاد زمیندار و رئیس بنارس۔ بابو نرائن داس آنریری مجسٹریٹ رئیس گورکھپور۔ بابو دھنی رام چیرمین میونسپل بورڈ فیض آباد۔ بابو برج کشور انسپکٹر پولیس ممالک متحدہ۔ ڈاکٹر پنا لال سول سرجن ڈسپنسری ...

دیسی ریاستیں

ریاست کپورتھلہ

عیدگاہ کپورتھلہ میں حسب سابق ۳۰ مئی یوم چہارشنبہ کو ۸ بجے نماز عید اضحی پڑھی گئی

۳ جون کو ہز مجسٹی ملک معظم قیصر ہند کی سالگرہ مبارک کی خوشی میں علاقہ ریاست میں تعطیل عام منائی گئی۔ اور صبح کو سلامی کی توپیں سر ہوئیں۔

ریاست جودھپور

کوئی صاحب مسٹر محی الدین صاحب نامہ نگار روزنامہ ہمدم ہیں۔ اونھوں نے ۲ جون کو روزنامہ موصوف کو تار دیا لیکن وہ تار اجمیر شریف میں محکمہ احتساب نے روک لیا اور پھر جو خبر ذیل میں شائع کیجاتی ہے یہ نامہ نگار صاحب نے مراسلہ کے ذریعہ ارسال کی ہم اس خبر کو افسوس کے ساتھ ذیل میں شائع کرتے ہیں۔

جودھپور سے جو خبریں آرہی ہیں اون سے پتہ چلتا ہے کہ ۲۹ مئی کی شام کو یعنی بقرعید سے ایک دن پہلے ہندوؤں نے مسلمانوں کا ایک بکرا جو قربانی کے لئے خریدا گیا تھا چھین لیا اور اسے مثلہ کر ڈالا یعنی ہندو رسوم کے مطابق اب وہ ذبح نہیں کیا جا سکتا تھا مسلمانوں نے یہ خبر سنکر پولیس کو رپورٹ کی پولیس نے وہ بکرا اپنے قبضہ میں کیا اور وعدہ کیا کہ صبح کے وقت جماعت مسلمانوں کو واپس کر دینگے صبح کیوقت انسپکٹر جنرل پولیس نے مسلمانوں سے کہا کہ نماز ختم ہو جانے کے بعد ہم اسے واپس کر دینگے نماز کے بعد پھر انسپکٹر جنرل نے مسلمانوں کو دو گھنٹے انتظار کرایا گو یہ دو گھنٹے بھی گذر گئے اس کے بعد بھی مجسٹریٹ اور پنڈت حکام نے مسلمانوں سے کہا کہ اس کرنے کی [illegible] کیونکہ بکرا مر ہو چکا ہے اور اب یہ بکرا قربانی کے لئے نہیں دیا جا سکتا مسلمانوں نے قیمت لینے سے انکار کر دیا اور وہ بکرا لینے پر مصر رہے۔ اس پر مسلح رسالہ طلب کیا گیا کہ مسلمانوں کو منتشر کر دے متعدد مسلمانوں کو شدید زخم آئے اسکے بعد فوج تمام شہر میں پھیل گئی۔ سرکوں (؟) احمد

میں گھس گھس کر مسلمانوں کو برچھیوں اور سنگینوں کا نشانہ بنایا گیا قربانی کے جانوروں کو چھین کر ذبح کر کے کتوں کو اون کا گوشت کھلا دیا گیا۔ مسلمانوں کے احتجاج کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ حکم ملتا ہے کہ اونھیں قیمت لینا چاہئے تھی۔ ڈاکخانہ، تار گھر اور ریلوے اسٹیشن پر پولیس کا پہرہ بٹھا دیا گیا تاکہ جودھپور سے باہر یہ خبر نہ جانے پائے زخمی اور مجروح مسلمانوں کو طبی امداد تک سے محروم رکھا گیا مقتول اور مجروح مسلمانوں کی تعداد بھی نہیں بتائی جاتی شہر کے مسلمان خوفزدہ ہیں مسلمان مقامی حکام پر اعتماد نہیں رکھتے جنکی لائی ہوئی یہ مصیبت ہے لہذا مسلمان اس بات کے خواہاں ہیں کہ کوئی یورپین یا کمیشن حکومت ہند اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے مقرر کرے۔ اور جب ہی مسلمانوں کو اطمینان ہو سکتا ہے۔

ریاست بھوپال

معزز نامہ نگار صاحب روزنامہ ہمدم لکھنؤ ۸ جون کے ایڈیٹوریل پیراگراف میں لکھتے ہیں کہ ریاست بھوپال میں جن حالات کے ساتھ انقلاب حکومت عمل میں آیا اور جسطرح سرکار عالیہ سابق بیگم صاحبہ بھوپال نے شفقت مادری کے جذبات اور دیگر مصالح کے زیر اثر مسئلہ ولیعہدی کا فیصلہ کرنے کے لئے اپنی حیات میں ریاست کی عنان حکومت اپنے چھوٹے صاحبزادے نواب حمید اللہ خان صاحب کے ہاتھ میں سونپ دی اوسکی وجہ سے ابتداءً اس انقلاب حکومت کی طرف عوام کو غیر معمولی توجہ تھی مگر نواب حمید اللہ خان کی روشن خیالی۔ قابلیت اور تدبر نے بہت جلد عوام کو ریاست کے مستقبل کی طرف سے مطمئن کر دیا اور یہ توقع قائم کی گئی کہ عہد جدید بھوپال کے لئے ہر پہلو سے مفید ثابت ہوگا لیکن اس سلسلہ میں سب سے پہلی شکایت جو عوام کو جدید حکومت سے پیدا ہوئی وہ یہ تھی کہ نواب صاحب نے عنان حکومت ہاتھ میں لیتے ہی ریاست کی اندر شراب کے ٹھیکے دوبارہ جاری کر دیئے جسکی بنا پر عوام کو اپنے نئے حکمران سے شکایت پیدا ہونا ذرا بھی تعجب انگیز نہ تھا۔ جبکہ برٹش انڈیا کے اندر بھی باوجود اسکے انگریزی حکومت مالی فوائد کے مقابلہ میں کسی اخلاقی برائی کا بہت کم لحاظ کرتی ہے شراب کی تجارت کو مسدود کرنے اور اوسپر قیود عائد کرنے کی تحریک ہو رہی ہے۔ دوسری اطلاع جو حال میں اخبارات کے صفحات پر آئی ہے یہ ہے کہ نواب صاحب بھوپال

نے ریاست کے اندر برٹش گورنمنٹ کی تقلید میں قانون اسلحہ نافذ کردیا ہے جسکی رو سے اسلحہ کے استعمال پر شدید قیود عائد کی گئی ہین ہندوستان کے موجودہ انتظام کے سلسلہ مین برٹش گورنمنٹ کے دامن پر سب سے زیادہ بدنما دھبہ یہی ہے کہ اوس نے دنیا کے تمام آزاد ممالک کے خلاف ہندوستان کے باشندون سے استعمال اسلحہ کی وہ آزادی سلب کرلی ہے جس کا قدرتی حق ہر آزاد شہری کو حاصل ہے۔ ابتک ہندوستان کی خودمختار ریاستین اس بدعت سے محروم تھین اور انمین رعایا کو حفاظت جان و مال کے لئے اسلحہ کے استعمال کی پوری آزادی حاصل تھی لیکن افسوس ہے کہ ریاست بھوپال نے ریاستون کی اس دیرینہ خصوصیت کو مٹانے کا فیصلہ کرلیا ہے اور بھوپال کے موجودہ روشنخیال و تعلیم یافتہ حکمران کی طرف سے انگریزی طرز حکومت کی برائیون کی یہ تقلید یقیناً بہت قابل افسوس ہے۔

ہم ہز ہائنس نواب صاحب افتخار الملک بہادر کو اس امر پہ توجہ دلاتے ہین کہ انھین فروخت شراب کی اجازت اور استعمال اسلحہ کی بندش کے جدید قوانین کو منسوخ کرکے باشندگان بھوپال کے قدیم استحقاق کو پھر بحال کرنا چاہیے

سابق مہاراجہ اندور کی امریکن بیگم

مس نینسی ملر مسز ہلکر جی دوسری بیگم سے شادی کرکے اپنا حق وطنیت امریکہ بھی کھو بیٹھین۔ یہ واقعہ اس وقت معلوم ہوا جب پیرس کے امریکن ہسپتال مین مہارانی سرشتا بائی مہارانی ہلکر کا علاج بذریعہ نشتر کرانا چاہتی تھین۔ اسپتال والون نے انھین اپنے یہان داخل کرنے سے انکار کردیا عام طور پر جب کوئی عورت اجنبی ملکی سے شادی کرتی تھی تو اسکی وطنیت برقرار رہتی تھی لیکن ۱۹۲۲ء مین جو قانون منظور ہوا ہے اسکی رو سے جب کوئی عورت ایسے مرد سے شادی کرے جو امریکہ مین حق وطنیت حاصل نہین کرسکتا تو وہ عورت بھی اپنا حق وطنیت زائل کردیتی ہے قانون مذکور کی رو سے جاپانی اور ہندوستانی امریکہ مین حق وطنیت حاصل نہین کرسکتے۔

مہاراجہ کپورتھلہ کی جوبلی کا فلم

پیرس سے ۹- جون کو تار برقی آئی کہ مہاراجہ صاحب کپورتھلہ کی گولڈن جوبلی کا فلم تیار ہوگیا ہے جسکے ایک نمائش ... مین

پریزیڈنٹ دومرجیو، موسیو پانکارے، لارڈ کریو، شاہ ... مہاراجہ پٹیالہ اور مہاراجہ اندور بھی مدعو کئے گئے تھے

وقائع مملکت آصفیہ حیدرآباد دکن

اعلحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی طرف سے فرمان صادر ہوا ہے کہ بلدہ حیدرآباد کی تمام بیکس و نادار بیوہ عورتون کو بلالحاظ مذہب و ملت ماہوار امداد دیجائے۔ چنانچہ پولیس اس وقت نادار بیوہ عورتون کی فہرست مرتب کررہی ہے جزاکم اللہ احسن الجزا

ہندوستان کی ۲۳۵ ریاستین

بٹلر کمیٹی کے سوالات

لندن سے ۷- جون کو تار آیا کہ بعض امور مین غلط فہمی واقع ہونیکی وجہ سے انڈین اسٹیٹس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ اس نے اوائل ماہ مارچ مین ہندوستان کی ۲۳۵ ریاستون کے نام بعض سوالات شائع کئے تھے۔ ان ریاستون مین ۱۰۸ ریاستین ایوان پرنسز کی ممبر ہین۔ انمین سے ۲۳ نے لکھا ہے کہ وہ علیحدہ علیحدہ جواب دینا نہین چاہتے۔ مگر ان کی نمایندگی سر لزلی اسکاٹ کرینگے۔ ان ریاستون مین زیادہ اہم کشمیر۔ بھوپال۔ پٹیالہ ٹونک۔ بوندی اور بھرتپور ہین ۲۰ ریاستون نے علیحدہ علیحدہ جوابات دئیے ہین جنمین حیدرآباد۔ میسور۔ ٹراونکور۔ جودھپور اور کولہاپور داخل ہین۔ ابھی ۵۰ ریاستون نے کوئی جواب نہین دیا ہے۔

ریاست میسور

میسور کی نمایندہ مجلس مین ایک افسوسناک واقعہ ہوا جب سرکاری محکمہ جات مین تخفیف کے نتائج سے پیدا شدہ ایک سوال پر بحث کی جارہی تھی۔ تو غیر برہمن پارٹی کے ایک ممبر نے باوجود صاحب صدر کے بار بار حکم دینے کے بیٹھنے سے انکار کردیا۔ اور کہا کہ گورنمنٹ کی طرف سے جو جوابات دئیے گئے ہین وہ ناکافی ہین۔ آخر اس ممبر کے اپنی نشست پر بیٹھنے سے انکار کرتے ہوئے اجلاس سے اٹھکر چلے جانے پر قریباً ۲۰ دیگر ممبران بھی اسکے ساتھ ہمدردی کی وجہ سے اٹھکر چلے گئے۔

دارالریاست مصطفےٰ آباد عرف رامپور

اعلیٰحضرت ہمایون حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم نے ۲۴ مئی ۱۹۲۸ء کو بہ نفاذ و بکار اجلاس ہمایون منظور فرمایا ہے کہ جملہ اہلکاران سول کے لیے مثل فوج و پولیس کی درجہ بندی قائم ہو جائے اور ہر درجہ کی تنخواہ متعین ہو جائے تاکہ ملازمین در صورت حسن خدمات میعاد معینہ کے ختم پر ترقی تنخواہ کے مستحق ہو سکیں۔ اس حکم عالی کی تعمیل بڑی سرعت سے ہو رہی ہے اور ہم یہ معلوم کر کے نہایت مسرور ہیں کہ یہ کام صاحب فائننس سکرٹری بہادر کے سپرد فرمایا گیا ہے۔ جو ہر حیثیت سے ایسے خدمات خاص خوبی سے ادا کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔

۷۔ جون کو بتقریب عید غدیر تمام محکمہ جات و دفاتر و مدارس سرکاری میں تعطیل رہی اور ساڑھے گیارہ بجے دن کے توپخانہ سے تہنیت عید غدیر کی توپیں سر ہوئیں۔

۱۰ جون ۱۹۲۸ء سے عالیجناب صاحبزادہ محمد ... خان صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای ریونیو سکریٹری ریاست رامپور دامت معالیہم نے مین المیعاد دیہات مستاجری کا نیلام احاطۂ صدر میں شروع کر دیا ہے۔ منقضی المیعاد مواضعات کا نیلام آئندہ کسی ماہ میں ہوگا۔

حضرت جناب مولوی منشی محمد احمد صاحب قبلہ قادری مرزا مینائی استاد اعلیحضرت حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم کی بڑی صاحبزادی صاحبہ سلمہا کا عقد نکاح عزیزی مولوی محمد احمد صاحب عثمانی خلف جناب مولوی مظفر حسین صاحب مرحوم کے ساتھ سترہویں ذی الحجہ یوم چہارشنبہ کو مابین عصر و مغرب ہوا۔ بزم نکاح خوانی اسلامی طریقہ سے جناب مجتہد صاحب نے اپنے محلہ کی مسجد میں منعقد کی جس کا وسیع صحن مہمانوں سے پُر تھا۔ بار اور خرموں سے شرکائے محفل کی تواضع کی گئی شہر کے اعیان و اشراف کا کافی مجمع تھا۔ اسی تقریب میں شرکت کی غرض سے جناب ممدوح کے برادر سوم جناب منشی لطیف احمد صاحب مینائی المخاطب بہ نواب اختر یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ نیاز مند ایڈیٹر کو ان سے بھی نیاز حاصل ہوا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ طرفین کے لیے مبارک و ہمایون فرمائے اور حضرت منشی صاحب قبلہ کا سایہ اپنے خاندان پر

تادیر قائم رکھے۔ آمین۔

ہفتہ مختتمہ ۹۔ جون تک دو چار مرتبہ ہلکی اور تیز بارش ہو جانے سے لُو کا خطرہ جاتا رہا۔ شب کو خوشگوار خنکی ہوتی ہے۔ گرمی دن میں اپنا رنگ جماتی ہے لیکن رات کو خنکی سب کلفت رفع کر دیتی ہے۔

خلاصہ خبرین

ملکہ معظمہ سے ۳ جون کو ایک برقی پیام اخبارات کو ملا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں حج کے موقع پر نہایت عمدہ انتظامات کئے گئے تھے جن میں سہولت نقل و حمل، مشورہ طبی و حفظان صحت بھی داخل تھے مقصد یہ تھا کہ پانچ لاکھ حاجیوں کا کافی انتظام کیا جا سکے۔ مکہ معظمہ اور عرفات کے درمیان سات شفاخانے قائم کئے گئے تھے اور منیٰ میں ایک بڑا اسپتال کھولا گیا تھا۔ موجودہ انتظامات بہم رسانی آب میں یہ اضافہ کیا گیا تھا کہ عرفات کے راستہ پر دس بارہ جگہ سبیلیں لگا دی گئی تھیں جہاں سے مفت پانی ملتا تھا

[یہ خبر مکہ معظمہ سے چلی اور لندن پہونچی۔ خیال گذرتا ہے کہ یہ بھی ابن سعود کا پروپیگنڈا ہے۔ اصلیت ان جملہ انتظامات کی اُس وقت معلوم ہوگی جب حجاج ہندوستان واپس آ کر حالات بیان کریں گے۔ ایڈیٹر]

فرزند ابن سعود کی قسمت جاگی!!

القدس سے ۳ جون کو تار آیا کہ دمشق سے خبر آئی ہے کہ شام کے سیاسی لیڈروں کا ایک جلسہ بمقام بعلبک منعقد ہوا جس میں اس امر پر بحث و تمحیص ہوئی کہ مملکت شام کے لیے کونسا طریقۂ حکومت مناسب ہوگا لیڈروں کی اکثریت نے نظام ملوکیت سے اتفاق کیا۔ اور یہ تجویز ہوئی کہ اگر سلطان ابن سعود منظور کر لیں تو ان کے بیٹے امیر فیصل مدعو کر کے شام کا تخت و تاج سونپ دیا جائے۔

شاہ افغانستان و ملکہ ثریا ۲۔ جون کو باطوم پہونچے اور بعض ضروری مقامات کی سیر کر کے ریل سے طفلس روانہ ہو گئے۔ وہاں سے ۹ جون کو طہران میں داخل ہوئے ولیعہد ایران نے بمقام کرج ملاقات کی اور شہر طہران سے باہر ایک باغ میں شاہ و کجکلاہ ایران نے وزیر مختار سے ملاقاتیں کیں۔ ۱۰۱ توپوں کی سلامی سر ہوئی۔ ملکہ ثریا چہرے پر گہرا نقاب ڈالے ہوئے تھیں۔ کیا خوب یورپ میں تو بے نقاب اور ایران میں روپوشی۔ سچ ہے بادشاہوں کا قول و فعل دونوں بادشاہی ہوا کرتے ہیں۔

منقولات

ہندو یونیورسٹی کی موجودہ حالت اور آئندہ اسکیم

بنارس یونیورسٹی کے لیے ۱۹۱۶ء سے ابتک ایک کروڑ تیس لاکھ روپیہ چندہ ہوا۔ اور پانچ لاکھ حکومت کی طرف سے عطا کیا گیا۔ کل ایک کروڑ دس لاکھ جمع ہو چکا ہے۔ باقی ابھی وصول نہیں ہوا۔ یونیورسٹی کی زمین کا رقبہ تیرہ سو ایکڑ ہے جسکی قیمت چھ لاکھ روپیہ ادا کئے گئے ہیں۔ باقی مصارف کا نقشہ حسب ذیل ہے

عمارات ۴۰ لاکھ ساز و سامان ۳۶ لاکھ

یونیورسٹی کی تعلیمی کیفیت یہ ہے۔

شعبہ ہائے تعلیم	۳۰	اساتذہ	۱۴۰
طلبا النصف سے زائد بورڈنگ میں	۲۳۰۰	یونیورسٹی کی عمارتیں	۱۵۰
لائبریری کی کتابوں کی تعداد	۲۳ ہزار	وظیفہ پانے والے طلبا	۳۰۰

یونیورسٹی میں کرکٹ۔ فٹ بال اور ٹینس کے لئے میدان موجود ہیں۔ ٹریننگ کور کے لئے اسلحہ خانہ ہے۔ ایک نباتاتی باغ ہے۔ ایک ڈیری ہے جو طلبا کے لئے دودھ مہیا کرتی ہے۔ یونیورسٹی اسکول میں ۱۲ طلباء ہیں۔ لڑکیوں کے لئے ایک کالج علیحدہ بنا ہے جو آئندہ جولائی سے ملحق ہو جائیگا۔ اس میں ایک سو متعلمات کے رہنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ یونیورسٹی ہندوستان کے جس اسکول کو چاہے اپنے ساتھ ملحق کر سکتی ہے

پنڈت مالوی جی اس یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں اور یہ سب کام انہیں کا ہے۔ اب پنڈت جی نے مزید ایک کروڑ کے لئے اپیل شائع کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یونیورسٹی اس وقت پندرہ لاکھ کی مقروض ہے اور ضرورت ہے کہ مستقل سرمایہ میں کم و بیش تیس لاکھ کا اضافہ کر دیا جائے۔ ایک کروڑ میں سے بقیہ ستر لاکھ حسب ذیل مدات کیلئے درکار ہیں۔

۱۔ مندر کے لئے	۲ لاکھ
۲۔ بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر کے لئے	۱۲ لاکھ
۳۔ اساتذہ کی سکونت کے مکان کیلئے	۶ لاکھ
۴۔ سائنس کے مختلف شعبوں کے لئے	۱۲ لاکھ
۵۔ انجنیرنگ کالج کی تکمیل کے لئے	۱۲ لاکھ
۶۔ نباتات و حیوانات کے لئے	۱۰ لاکھ
۷۔ کتب خانہ کے لیے	۴ لاکھ
۸۔ عجائب خانہ کے لئے	۴ لاکھ
۹۔ سینٹ ہال اور دفاتر کے لئے	۴ لاکھ
۱۰۔ یونیورسٹی پریس کے لئے	۳ لاکھ
۱۱۔ سنسکرت کالج کے لئے	۳ لاکھ

علاوہ ازیں حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ پندرہ لاکھ روپیہ بطور امداد دے۔ تاکہ یونیورسٹی اپنا قرض ادا کر سکے۔ نیز یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ حکومت سالانہ امداد کی رقم ۲ لاکھ کر دے۔ (وکیل امرتسر)

تفریحات

لطایف و ظرایف

(۱) آقا۔ ارے او جھونڈو آج ہمارا ہاتھ کھجلا رہا ہے۔

ملازم۔ زر ملے گا حضور۔

آقا۔ خدا جانے کس بے گناہ پر ہمارے ہاتھ سے مار پڑیگی اس سے بہتر ہے کہ تجھ ہی کو ماریں۔ یہ کہکر سٹراسٹر دو چار چانٹے رسید کئے

ملازم۔ ضرور پٹا جائے گا۔

آقا۔ (ایک عرصہ کے بعد) ارے جھونڈو۔ آج ہمارے سر میں کھجلی ہو رہی ہے۔

ملازم۔ (جوتہ اٹھا کر) پھٹا پھٹ۔ پھٹا پھٹ۔ تڑاق پڑاق۔

آقا۔ (آپے سے باہر ہو کر) ابے مردود یہ کیا حرکت ہے۔

ملازم۔ حضور گستاخی معاف۔ میں نے سوچا کہ آج کون کمبخت جوتے مار کر سر پلپلا کر دے یا بھیجا نکال دیگا۔ اس سے بہتر ہے کہ میں ہی ماروں بدلہ بھی اتر جائیگا اور حضور بھی دشمنوں کی بلا سے محفوظ رہیں گے

(۲) ایک نابینا روزمرہ گنوں کے کھیت میں جایا کرتے تھے اور وہاں پہنچکر فرمایا کرتے تھے کہ السلام علیکم اور خود ہی جواب دیا کرتے تھے کہ وعلیکم السلام آیئے حافظ جی دو چار گنے چوس لیجئے۔ بہت اچھا مزہ ہوا تڑاخ سے ایک گنا توڑا اور چوسنے کے بعد کہا یا اللہ تیرا شکر ہے کیسی اچھی نعمت ہے یہ تو ان کا روزمرہ کا معمول تھا۔ ایک روز نگہبان بہت حیران ہوا اور دل میں سوچنے لگا کہ وہ کون شخص ہے جو ہر روز دو چار گنے کا ڈھیر لگا جاتا ہے۔ آخر کار وہیں ٹھیرا کہ رات کو میں پتہ لگاؤں۔ رات کو حافظ صاحب حسب معمول تشریف لائے۔ اور کہا السلام علیکم وعلیکم السلام آیئے حافظ جی دو چار گنے چوس لیجئے۔ بہت اچھا مزہ ہوا۔ گنا تڑاخ سے توڑا۔ ادھر باغبان بھی چوکنا ہوا پھر فرمایا۔ اللہ تیرا شکر ہے کیسا بہشت

مطبع حسنی ریاست رامپور میں حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خان صاحب مرحوم باہتمام فضل حسن صابری

اڈیٹر و منیجر دبدبہ چھپا اور منشی محمد احسن خان صابری و منشی [illegible] حسن خان قادری نے مشتہر کیا